السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ابن جریر طبری جو کہ صاحب تفسیر ہیں اور ایک ابن جریر طبری صاحبِ تاریخ ہیں، کیا دونوں افراد ایک ہی ہیں یا مختلف اگر ایک ہیں تو صاحبِ تاریخ کے متعلق علما سے سنا ہے کہ وہ رافضی تھا، تو پھر صاحبِ تفسیر پر علماء کا بھروسا کیوں ہے اور اگر علیحدہ علیحدہ ہیں تو دونوں کا مختصر ترجمہ لکھ کر بھیجیں۔ جزاکم اللہ خیرا

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

:ابن جریر الطبری نام کے دو آدمی گزرے ہیں :

محمد بن جریر بن رستم الطهری ابو جعفر الآملی : یہ رافضی تھا۔ اس کے حالات کے لیے دیکھئے میزان الاعتدال (۳ ۴۹۹، ت۷۳۰۷) وذیل المیزان للعراقی (ص: ۳۰۴ت۶۳۷) لسان المیزان (۵ ۱۰۳ ات ۷۱۹۱) اور سیر اعلام النبلاء (۱) :(۱۴ ۲۸۲) اہل سنت کے کسی امام نے اسے ثقہ یا صدوق نہیں کہا، عبدالعزیز الکتانی کہتے ہیں کہ رافضی تھا، بعض نے اسے معتزلی (بھی) قرار دیا ہے۔ شیعوں کے درج ذیل کتابوں میں اس کا تذکرہ موجود ہے

(مجمع الرجال للقهبائی (۵ ۱۷۳) معجم رجال الحدیث للخوئی (۱۵ ۱۴۷ ات ۱۰۳۵۴) رجال النجاشی (ص ۲۶۶ وقال : جلیل من اصحابنا کثیر العلم حسن الکلام، ثقة فی الحدیث، لہ کتاب المسترشد فی الامامة) تنقیح المقال (۱ ۱۳۴ ات ۱۳۳۰

(ابن داود الحلی الرافضی نے کہا : ''ثقة فی الحدیث صاحب کتاب المسترشد فی الامامة۔۔۔ وھو غیر صاحب التاریخ، ذاک عامی'' (ص ۱۶۷

میں (زبیر علی زئی) کہتا ہوں کہ میں نے اس رافضی کی کتاب ''الامامة'' پڑھی ہے جو کہ ساری کی ساری، بے اصل اور موضوع روایات سے بھری ہوئی ہے۔

محمد بن جریر بن یزید، ابو جعفر الطبری : یہ اہل سنت کے بڑے اماموں میں سے تھے، ان کے حالات کے لیے دیکھئے :تاریخ بغداد للخطیب (۲ ۱۶۲ ات ۵۸۹) المنتظم لابن الجوزی (۱۳ ۲۱۵ت ۲۱۹۹) لسان المیزان (۵ ۱۰۰۔۱۰۳ (۲) ت ۷۱۹۰) میزان الاعتدال (۳ ۴۹۸ت ۷۳۰۶) سیر اعلام النبلاء (۱۴ ۲۶۷ ت ۱۷۵) اور طبقات الشافعیہ للسبکی (۳ ۱۲۰۔۱۲۸) وغیرہ۔ علمائے اہل سنت مثلاً ابو سعید بن یونس المصری اور خطیب بغدادی وغیرہما نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔

(حافظ ذہبی نے کہا : ''کان ثقة صدقا حافظا'' (سیر اعلام النبلاء ۱۴ ۲۷۰

(ابن خزیمہ الامام نے کہا : ''وما اعلم علی ادیم الارض اعلم من محمد بن جریر، ولقد ظلمتہ الحنابلة'' (النبلاء ۱۴ ۲۷۳

:اس ابن جریر الطبری کی چند مشہور کتابیں درج ذیل ہیں

تفسیر طبری (۲)تاریخ طبری (۳) تہذیب الآثار (۴) صریح السنہ وغیرہ۔ (۱)

(یہ کتابیں بھی اس پر گواہ ہیں کہ ابن جریر سنی تھے۔ ابن جریر الطبری السنی نے کہا کہ ایمان قول و عمل کا نام ہے زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے۔ (صریح السنہ ص ۲۵

ابن جریر الطبری لکھتے ہیں : ''وکذلک نقول فافضل اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیق ابو بکر رضی اللہ عنہ ثم الفاروق بعدہ عمر ثم ذوالنورین عثمان بن عفان ثم امیر المومنین وامام المتقین علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیهم اجمعین'' (صریح السنہ : ۲۴) اور اسی طرح ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ صحابہ میں سب سے افضل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر عمر، پھر عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

(یہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ ابن جریر مذکور شیعہ نہیں بلکہ سنی تھے۔ ان کے بارے میں مامقانی رافضی کہتا ہے کہ ''عامی لم یوثق'' (تنقیح المقال ۱ ۱۳۴

تنبیہ : ابن جریر کے ثقہ ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تاریخ طبری کی تمام روایات صحیح ہیں، بلکہ ابن جریر سے لے کر اوپر تک ساری سند کا صحیح ہونا ضروری ہے۔ میں نے تاریخ طبری کی جو تحقیق کی ہے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس کتاب کا نوے (۹۰) فیصد حصہ موضوع و باطل ہے جس کی وجہ مجروح راوی ہیں، جن سے طبری نے روایات لے کر اپنی کتاب میں درج کر رکھی ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)**

# ج2ص422

محدث فتویٰ